# 4- سفرِ منزلِ شب یاد نہیں

## ولادت: ۱۹۲۵

## وفات: ۱۹۷۲

## ناصر کاظمی

www.ilmkidunya.com

| معنی | الفاظ | معنی | الفاظ |
|---|---|---|---|
| گال | عارض | (حبیب کی جمع) دوست | احباب |
| ہونٹ | لب | پہلا | اولین |
| | | خوشی، مسرت | سرشاری |

www.ilmkidunya.com

# اشعار کی تشریح

شعر نمبر ا۔

سفر منزلِ شب یاد نہیں

لوگ رخصت ہوئے کب، یاد نہیں

تشریح:

ناصر کاظمی کا بنیادی حوالہ ہیں اور انہیں اردو شاعری میں میر تقی میر کی بازگشت کہا جاتا ہے اس شعر میں شاعر ناصر کاظمی اپنے دوستوں اور ان کی ہمدردی کو یاد کرتے ہیں ہیں جو اس دنیا کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں شاعر ناصر کاظمی کہتے ہیں کہ جو لوگ تاریخ اندھیروں کے سفر پر روانہ ہوئے تھے اور جو مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے گئے تھے ان کے متعلق مجھے کچھ معلوم نہیں کہ وہ کب اور کیسے رخصت ہوئے۔

**شعر نمبر۲۔**

اولین قرب کی سرشاری میں

کتنے ارماں تھے جو اب یاد نہیں

**تشریح:**

شاعر کہتا ہے کہ اس کی پہلی محبت کی مدہوشی میں اس کی جتنے بھی خواہشات اور آرزوئیں تھیں وہ ان تمام کو بھول گیا ہے۔ اس شعر میں شاعر ناصر کاظمی کہتے ہیں کہ جب مجھے پہلی بار محبوب کا دیدار نصیب ہوا تو میرے دل میں بے شمار ارمان موجود تھے میں خوشی سے مست ہو رہا تھا مجھے محبوب کے قرب کے سوا کسی بات کا ہوش نہیں تھا تھا

عصر خوشی اور سرشاری کے دوران جو ارمان میرے دل میں موجود تھے میں ان ارمانوں کو یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن مجھے یاد نہیں کہ وہ کیا تھے۔

<u>شعر نمبر۳۔</u>

دل میں ہر وقت چبھن رہتی تھی

تھی مجھے کس کی طلب یاد نہیں

<u>تشریح:</u>

شاعر کہتا ہے کہ اسی اس کی پہلی محبت میں محبوب کے لیے جو ہر وقت ایک کسک اور خلش رہتی تھی وہ اسے یاد نہیں رہتی اور جس میں محبوب کی اسے ہر وقت خواہش رہتی تھی اور جسے ہر وقت اللہ تعالی سے مانگتا تھا اب وہ اسے بھول گیا ہے شاعر کو محبوب کے دیدار کی طلب تھی لیکن تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہر وقت میرے دل میں ایک ہلکا سا ڈر رہتا تھا جو مجھے بیقرار رکھتا تھا میں کسی شخص سے ملنا چاہتا تھا لیکن معلوم نہیں وہ کون تھا جسے میں چاہتا تھا۔

<u>شعر نمبر۴۔</u>

www.ilmkidunya.com

وہ ستارا تھی کہ شبنم تھی کہ پھول

ایک صورت تھی عجب کہ یاد نہیں

تشریح:

شہر محبوب کے لئے تواتر کے ساتھ استعارات کا استعمال کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرا محبوب ستارہ کی مانند سے ملتہ شاملہ کی طرح گداز اور پھولوں کی طرح نازک روبرو تھا لیکن زندگی کے آلام و مصائب نے مجھ سے اس کی حسین صورت بھی بھلا دی ہے وہ ستارے کی طرح حسین تھی شبنم کی طرح اس کا قرب آنکھوں کو ٹھنڈک عطا کرتا تھا اور پھول کی طرح نرم و نازک تھی وہ عجیب و غریب شکل وصورت کی مالک تھی لیکن اس صورت کے خدوخال اب مجھے یاد نہیں اس شعر میں بھی شاعر تجاہل عارفانہ سے کام لے رہے ہیں۔

شعر نمبر ۵۔

کیسی ویراں ہے گزر گاہِ خیال

جب سے وہ عارض ولب یاد نہیں نہیں

تشریح:

www.ilmkidunya.com

گردش زمانہ اور حالات کی سختیوں کے باعث شہر میں اپنے محبوب کو بھلا دیا ہے اور جب سے محبوب کہ اس کے خیالوں میں رہنے کا سلسلہ ختم ہوا ہے اس کے تصورات کی راہیں ایسی ہو گئی ہیں جیسے کوئی غیر آباد اور بے رونق گزر گاہ۔ شاعر ناصر کاظمی کہتے ہیں کہ جس دن سے محبوب کے نرم و نازک ہونٹ اور گلابی رخسار میں بھول چکا ہوں اسی دن سے میرے خیالوں کے راستے بھی انسان ہو گئے ہیں اور میرے خیالوں کی دنیا میں کوئی رنگینی نہیں۔

<u>شعر نمبر ۶۔</u>

بھولتے جاتے ہیں ماضی کے دیار

یاد آئیں بھی تو اب یاد نہیں آتے

<u>تشریح:</u>

شاعری سیر میں اپنی ان کیفیات کا ذکر کرتا ہے کہ جب وہ اپنے ماضی کی یادوں کو بھولتا جا رہا ہے کیوں کہ ماضی کی تلخیاں دم مشکل بھولتی ہیں اس شعر میں شاعر ناصر کاظمی اپنے گزرے ہوئے کل پر تبصرہ کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ ماضی میں میں نے جن علاقوں ملکوں شہروں کی سیر کی تھی اور وہاں زندگی کے دن گزارے تھے ان کو اگر میں یاد کرنے

www.ilmkidunya.com

کی کوشش بھی کروں تو مجھے معلوم نہیں کہ وہ کونسی اور کیسے مقامات تھے اس کی تمام یادیں اب میرے ذہن سے نکل چکی ہیں۔

**شعر نمبر ۷۔**

رشتہ جاں تھا کبھی جس کا خیال

اس کی صورت بھی تو اب یاد نہیں

**تشریح:**

شاعری سیر میں کہتا ہے کہ کبھی تو میرا حال یہ تھا کہ محبوب کی یاد میرے لیے سانس کی مانند تھی کہ اگر ایک پل کے لئے بھی میں اسے بھلا دیتا تو میری سانس رک جاتی شاعر اس شعر میں بھی تجاہل عارفانہ سے کام لے رہا ہے شاعر ناصر کاظمی کہتے ہیں کہ میں جس کے خیالوں میں ہمیشہ کھویا رہتا تھا اور اس کا ہی تصور میری زندگی تھی اور جس کی حسین یاد میرے دل اور جان کو تروتازہ رکھتی تھی اب اس شخص کی صورت میں مجھے یاد نہیں کہ وہ کیسی شکل و صورت والا شخص تھا۔

www.ilmkidunya.com

شعر نمبر۸۔

یہ حقیقت ہے کہ احباب کو ہم

یاد ہی کب تھے کہ اب یاد نہیں

تشریح:

غزل کے اس شعر میں شاعر اپنی یاروں دوستوں سے گلہ کرتا ہے کہ اسے اس کے برے ایام میں اس کے دوستوں نے بھلا دیا ہے اس سے میں شاعر ناصر کاظمی نے اپنے دوستوں سے گلہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس آخری عمر میں دوستوں نے مجھے چھوڑ دیا ہے وہ نہ مجھے یاد کرتے ہیں ورنہ میری خیریت دریافت کرتے ہیں۔اگر میں آپ طریقہ بتاؤ تو میرے دوستوں نے بہت پہلے مجھ سے قطع تعلق کیا ہے یہ اب کی نہیں بہت پہلے کی بات ہے۔

شعر نمبر۹۔

یاد ہے سیرِ چراغاں ناصر

دل کے بجھنے کا سبب یاد نہیں

تشریح:

www.ilmkidunya.com

غزل کے مقطع میں شاعر اپنے اچھے دنوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہیں اپنی زندگی کے خوشحال شب و روز اور خوشی کی محفل تو یاد ہے لیکن ان کا دل اب کیوں ہوتی ہے ان کو کچھ یاد نہیں شاعر ناصر کاظمی نے اس شعر میں بھی تجاہل عارفانہ سے کام لیا ہے اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہتے ہیں اے ناصر مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ کسی زمانے میں تو ہر روز ایک چراغ کی سیر کرتا تھا اور یہ چراغاں کہیں اور نہیں تمہاری میں ہوتا تھا تھا مطلب یہ ہے کہ محبوب کی بے وفائی کی وجہ سے دل جلتا تھا اور ایک چراغاں کی کیفیت پیدا ہو گئی تھی لیکن انجان بن کر کہتا ہے کہ میرا دل کیسے بجھا مجھے نہیں معلوم۔ میں سب کچھ بھول چکا ہوں۔

www.ilmkidunya.com